تل کی کاشت

(زرعی فیچر سروس، نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

گرم موسم تل کی کاشت کے لیے موزوں تصور کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں اس کی کاشت صدیوں سے جاری ہے۔کم دورانیہ کی فصل ہونے کی وجہ سے جلد تیار بھی ہوجاتی ہے۔اس کے بیجوں میں 50 فیصد سے زیادہ اعلیٰ خصوصیات کا حامل خوردنی تیل اور تقریباً 22 فیصد سے زیادہ اچھی قسم کی پروٹین ہوتی ہے۔ اس کے تیل کی خصوصیات بہت حد تک زیتون کے تیل سے ملتی ہیں۔اسی لئے یہ انسانوں اور مویشیوں کے لئے بہترین غذا ہے۔اس کی کھلی دودھ اور گوشت دینے والے جانوروں اور انڈے دینے والی مرغیوں کی بہترین خوراک ہے۔تلوں کا تیل ادویات سازی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔اس کا تیل اعلیٰ قسم کے صابن، عطریات، کاربن پیپر اور ٹائپ رائٹر کے ربن بنانے کے کام آرہا ہے۔اس کو 5 سے 10 فیصد تک دوسرے خوردنی تیلوں میں ملا کر کھانے سے تیل کی کوالٹی بہتر ہوجاتی ہے۔مزید براں تلوں کا استعمال فاسٹ فوڈ اور بیکری مصنوعات میں بھی ہورہا ہے۔ان خصوصیات کی وجہ سے تلوں کی ملکی اور بین الاقوامی مانگ میں روز بہ روز اضافہ ہورہا ہے۔تلوں کی کاشت پر خرچ کم اور رقبہ اور وقت کے حساب سے فی یونٹ آمدنی زیادہ ہے جس بنا پر یہ فصل اب ایک بہتر نقد آور فصل کا درجہ اختیار کر رہی ہے۔تل کی منظور شدہ اقسام ٹی ایچ 6 اور ٹی ایس 5 ہیں۔تمام آبپاش اور بارانی علاقوں میں تل کی قسم ٹی ایچ 6 کا وقت کاشت 15 جون سے 30 جون اور ٹی ایس 5 کا وقت کاشت 25 جون سے 15 جولائی ہے۔درمیانی میرا سے بھاری میرا زمین جس میں پانی جذب کرنے اور نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت ہو تل کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔کاشت سے پہلے دو تین ہل چلا کر اور سہاگہ دے کر زمین کو اچھی طرح تیار کرلیں۔زمین کی ہمواری کا خاص خیال رکھیں جو کہ کھیت میں نہ صرف ایک جیسا وتر حاصل کرنے بلکہ نشیبی جگہ پر پانی کھڑا ہونے اور اونچی جگہ پر پانی کی کمی کے برے اثرات سے بچنے کے لئے بہت ضروری ہے۔اچھا اگاؤ دینے والی زمین میں تندرست اور صاف ستھرا بیج ڈرل سے قطاروں میں کاشت کرنے کے لئے ڈیڑھ سے دو کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔جڑ، تنے کی سڑاند اور اکھیڑا سے بچاؤ کے لئے کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھایوفینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی گرام اور کرم کش زہر امیڈاکلوپرڈ بحساب دو گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں۔زمین کو اچھی طرح تیار اور ہموار کرکے تروتر میں فصل کو بذریعہ سنگل رو ڈرل یا سال سیڈ ڈرل دوپہر کے بعد گرمی کی شدت کم ہونے پر کاشت کریں۔قطاروں کا آپس میں فاصلہ 45 سینٹی میٹر (ڈیڑھ فٹ) رکھیں۔ڈرل استعمال کرنے سے پہلے اس کی ایک پور بند اور ایک پور کھلی رکھیں تاکہ قطاروں کا آپس میں فاصلہ ڈیڑھ فٹ ہوجائے۔پور کا سوراخ کم سے کم کردیں اور ایک ایکڑ کے لئے ڈیڑھ سے دو کلوگرام بیج کو 6 سے 8 کلوگرام ریت یا باریک مٹی میں اچھی طرح ملا کر بیج والے خانے میں ڈال کر ڈرل کریں۔یاد رہے کہ بیج کو دوران کاشت کسی ڈنڈے سے مکس کرتے رہیں اور ڈرل چوک (بند) ہونے کا بھی خیال رکھیں۔اگر ڈرل کا انتظام نہ ہوسکے تو 2 سے 3 کلوگرام ریت یا باریک مٹی بیج میں اچھی طرح ملا کر ایک دفعہ کھیت کے لمبے رخ اور دوسری دفعہ چوڑے رخ چھٹہ دیں تاکہ کھیت میں بیج اچھی طرح یکساں فاصلہ پر بکھر سکے۔پکی زمینوں اور زیادہ بارش والے علاقوں میں تل کاشت کرنے کے لئے چھٹہ کے بعد کھلیاں بنائیں۔کھلیاں بناتے وقت رجر کے پھالوں کا درمیانی فاصلہ 3.5 فٹ رکھیں اور رجر کے پیچھے سہاگے کی طرح لکڑی کا بالا باندھ

لیں تا کہ وٹوں کی اوپری سطح ہموار ہو اور بیج کے اوپر مٹی کی ہلکی تہہ پڑ جائے۔اس طریقہ سے بارشوں کے نقصان کا احتمال کم ہوتا ہے اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے ۔تل کی فصل میں کھاد زمین کی ذرخیزی کو مدنظر رکھ کر ڈالنی چاہیے۔زمین کی ذرخیزی کو ٹیسٹ کروا کر کھاد ڈالنا زیادہ بہتر ہے۔اگر زمین کا تجزیہ نہ کروایا جا سکے تو محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے کھاد استعمال کریں۔اوسط زرخیزی والی زمینوں میں فی ایکڑ ایک بوری ڈی اے پی کاشت کے وقت اور آدھی بوری یوریا پہلے پانی کے ساتھ اور آدھی بوری یوریا پھول آنے پر استعمال کریں۔کاشت کے تقریباً ایک ہفتہ بعد تلوں کا اگاؤ مکمل ہو جاتا ہے۔جب چار پتے بن جائیں تو کمزور پودے نکال کر پودوں کا آپس میں فاصلہ ٹی ایچ-6 قسم ایک شاخ والی کے لیے 4 انچ اور ٹی ایس 5 شاخ دار کے لیے 6 انچ رکھیں۔پانی دینے سے پہلے ایک خشک گوڈی کریں جبکہ دوسری گوڈی پہلا پانی دینے کے بعد وتر آنے پر کریں۔عام طور پر فصل دو سے تین پانی لگانے سے پک جاتی ہے۔پہلا پانی اگاؤ مکمل ہونے کے 15 سے 20 دن بعد دوسرا پانی پھول آنے پر اور تیسرا پانی ڈوڈیاں مکمل ہونے پر دیں۔فصل کو پانی ہلکا دیں۔آبپاشی کا انحصار زمین کی قسم اور موسمی حالات پر ہے۔اس فصل کی بڑھوتری کا زمانہ چونکہ موسم برسات میں ہے۔اس لیے اس موسم میں موسمی حالات پر نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔زیادہ بارش ہونے کی صورت میں بارش کا فالتو پانی فصل سے نکالتے رہیں کیونکہ پانی کھڑا رہنے کی صورت میں پودے مرنا شروع ہو جاتے ہیں اور پیداوار متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

☆☆☆☆